احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11 فروری 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 11 فروری 2004ء 19 ذوالحج 1424 ہجری - 11 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 32

اے قدوس!

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رکوع اور سجدہ میں (بعض اوقات) یہ دعا کرتے تھے

سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح

اے سبوح، اے قدوس، اے فرشتوں اور روح کے رب

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود حدیث نمبر 752)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعاؤں میں جو روبخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لئے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت میں خصوصیت ہے۔ دوسرے اوقات میں نہیں۔ اس طرح پر دعا کے لئے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 309)

دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا سے حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 45)

دعا ایسی شئے ہے کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 265)

سیمینار بعنوان

دل کی بیماریوں سے بچاؤ

امریکہ سے تشریف لانے والے ماہر امراض دل مکرم ڈاکٹر افضال الرحمن صاحب کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ آگاہی صحت عامہ کے تحت ایک سیمینار مورخہ 15 فروری 2004ء بروز اتوار بوقت 11:00 بجے صبح بمقام سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال Conduct کریں گے سیمینار کا موضوع ہے۔ "دل کی بیماریوں سے بچاؤ (Preventive Cardiology) جو خواتین و احباب اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ استقبالیہ ہسپتال سے اپنا دعوت نامہ حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اپنے گھر کو پھلدار پودوں سے سجائیں

اپنے گھروں میں کم از کم تین پھلدار پودے لگائیں کینو، گریپ فروٹ، ریڈ بلڈ، فروٹر، خوبانی، بادام، آڑو، آلو بخارا، آلوچہ، اسٹرابری، چیکو، انگور، لیچی، پپیتا وغیرہ دستیاب ہیں۔ سایہ دار پودے ہلسٹونیا، مولسری وغیرہ بھی دستیاب ہیں۔ اپنے گھروں میں خوبصورت باغیچہ اور لان تیار کروانے کیلئے رابطہ کریں۔ سپرے کروانے اور گھاس کٹائی کروانے کا بھی انتظام موجود ہے۔ خوشی کے موقع پر سٹیج وغیرہ کی تازہ پھولوں سے سجاوٹ کروائیں۔ (انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ربوہ کے لئے

خلافت خامسہ کی پہلی عیدالاضحیٰ کے موقع پر وسیع دعوت طعام

خلافت خامسہ کی پہلی عیدالاضحیٰ کے تاریخی موقع پر پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ربوہ کے باسیوں کی خوشی اور دلداری کے لئے مورخہ 4 فروری 2004ء بروز بدھ (عید کے تیسرے دن) پونے آٹھ بجے ایک وسیع ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے تمام انتظامات دارالضیافت نے مرد احباب کے لئے احاطہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خواتین کے لئے احاطہ تحریک جدید میں کئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے ہجرت 20 سال کے لمبے عرصہ پر محیط تھی، اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کا یہ پہلا سال ہے، اہل ربوہ اور خلیفۃ المسیح میں یہ ظاہری جدائی کسی امتحان سے کم نہیں۔ اگر ربوہ کے باسی اپنے امام کو یاد کرتے ہیں تو ان کا امام بھی اپنے دل میں ہمہ وقت ان کو بسائے رکھتا ہے۔

گزرتے ہوئے موسم سرما کی وہ خوبصورت شام تھی، جب اپنے خلیفہ کی طرف سے دعوت ملنے کے بعد اس کے غلام قطار اندر قطار دعوت میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے تھے۔ دارالضیافت کی طرف سے حسب سابق وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ احاطہ میں کھانے کے لئے شینڈ اور میزیں ترتیب سے لگائی گئی تھیں جو ٹیوب لائٹس کی روشنی سے منور تھا۔

مدعوین مردوں کی تعداد اڑھائی ہزار سے زائد اور خواتین کی تعداد نو صد تھی اس دعوت کے شرکاء میں ربوہ کے تمام جماعتی اداروں کے تمام کارکنان، ناظران، وکلاء، افسران صیغہ جات، ربوہ میں متعین مربیان، کینیڈا، امریکہ، ہالینڈ، برطانیہ اور افغانستان سے تشریف لانے والے مہمان، صدران محلہ جات، ہر محلہ سے نمائندگان، ربوہ کی بیوت الذکر کے خادم، چوکیداران، یتامیٰ اور ایسے غرباء جن کو عموماً ایسی ضیافتوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا۔ ان کے علاوہ راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے احباب کے لواحقین، اسیران راہ مولیٰ اور ان کے اہل خانہ بھی مدعو تھے۔ اسی طرح

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

وقارِ عمل کی افادیت اور دور رس نتائج

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کردیں جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ بلکہ میرے نزدیک شاید یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے۔ ایک گھنٹہ کا تجربہ کوئی ایسا مفید ثابت نہیں ہوا۔ پس آئندہ کے لئے بجائے ایک گھنٹہ کے سارا دن رکھا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن تمام لوگ اس کام میں شریک ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ دو مہینہ میں ہی ایک دن ایسا رکھا جائے جس میں تمام لوگ صبح سے شام تک اپنے ہاتھ سے کام کریں۔

اس طرح سال میں چھ دن بن جاتے ہیں اس کے لئے یا تو جمعہ کا دن رکھ لیا جائے کہ اس دن دفاتر میں چھٹی ہوتی ہے (۔) تاجروں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ وہ ہر دن چھٹی کر سکتے ہیں۔ پس دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کیا جائے اور اس میں سارا دن کام کیا جائے۔ شاید سارا دن کام کرنا نتائج کے لحاظ سے زیادہ مفید ثابت ہو۔ اس طرح سال میں چھ دن بن جاتے ہیں اور اگر ایک دن میں ایک ہزار آدمی بھی صبح سے لے کر شام تک کام کریں تو چھ ہزار مزدور کا کام بن جاتا ہے اور چھ ہزار مزدور کا کام کوئی معمولی کام نہیں ہوتا بلکہ بہت اہم اور شاندار ہوتا ہے۔ (۔) بے شک ہم لوگ جو کام کے عادی نہیں مزدوروں جتنا کام نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم مزدوروں کے کام کا دسواں حصہ بھی کریں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ سال میں اڑھائی ہزار مزدوروں نے کام کیا اور اڑھائی ہزار مزدوروں کا کام بھی کوئی معمولی کام نہیں ہوتا (۔) خدام الاحمدیہ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا کام صرف اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ بعض کام جن میں ساری جماعت کی شمولیت مفید نتائج پیدا کرسکتی ہو ان میں ساری جماعت کو شمولیت کا موقعہ دینا چاہئے۔ (۔) پھر پہلے سے پروگرام بنایا ہوا ہو کہ فلاں سڑک پر کام کرنا ہے۔ فلاں جگہ سے مٹی لینی ہے۔ اتنی بھرتی ڈالنی ہے۔ اس اس ہدایت کو مدنظر رکھنا ہے۔

اور جماعت کے انجینئر اس تمام کام کے نگران ہوں اور ان کا منظور کردہ نقشہ لوگوں کے سامنے ہو اور اس کے مطابق سب کو کام کرنے کی ہدایت دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں اگر پہلے سے ایک سکیم مرتب کرلی جائے تو آسانی سے بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔ غرض سکیم اور نقشے پہلے تیار کرلیں اور اس دن جس طرح فوج پریڈ کرتی ہے اسی طرح ہر شخص حکم ملنے پر اپنے اپنے حلقہ کے ماتحت پریڈ پر آجائے۔ (۔) بہرحال ہر شخص کسی نہ کسی حلقہ میں ہو اور کام شروع کرنے سے دو دن پہلے ہر شخص کو بتا دیا جائے کہ تم نے فلاں حلقہ میں فلاں کام کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق پر اگر کام کیا جائے تو ایک تو لوگوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہو جائے گی۔ (۔) وہ کام جو میں بتاتا ہوں اگر دوست کرنے لگ جائیں تو ان کی صحتیں بھی درست رہیں گی۔ ان کے پیسے بھی بچیں گے۔ ان کے محلوں کی شکل و صورت بھی اچھی ہو جائے گی۔ ان کا نیک اثر بھی لوگ قبول کریں گے گویا خدا بھی راضی ہو جائے گا۔ لوگ بھی تعریف کریں گے اور خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ (مشعل راہ جلد اول ص 92 تا 94)

وہ ہر دل کی دھڑکن

وہ ہر دل کی دھڑکن وہ آقا مرا
بظاہر تو ہم سے ہوا ہے جدا

بھلا تجھ سا بھی شخص مرتا ہے کیا؟
دلوں میں تو زندہ رہے گا سدا

جہاں بھر کو تجھ سے محبت ملی
ہر اک نفس کو تیری الفت ملی

رہا بانٹتا پیار ہی پیار تو
محبت کے نغمے ہی گاتا رہا

بہت ہی نڈر تھا وہ بے خوف تھا
اسے خوف تھا بس تو خوفِ خدا

کسی مصلحت کے نہ آگے جھکا
کہ پیغامِ حق ہی سناتا رہا

فقط زندگی بھر وہ مردِ خدا
خدا کی طرف ہی بلاتا رہا

سبھی نے کی تسلیم عظمت تری
پہاڑوں سے بالا تھی ہمت تری

ترے سامنے کوئی جم نہ سکا
مقابل پہ سب کو بلاتا رہا

کیا جو ارادہ کسی کام کا
خدا نے اسے خود ہی پورا کیا

تری محفلیں اور سوال و جواب
خدا کی قسم تھے وہ سب لاجواب

بُھلا ہی نہیں سکتا کوئی تجھے
غموں میں بھی خوشیاں لٹاتا رہا

ہر اک تیرا انداز تھا باکمال
فصاحت، بلاغت جلال اور جمال

وہ زورِ خطابت کہ بے مثل تھا
دیئے علم کے تو نے دریا بہا

کبھی کارواں کو نہ رکنے دیا
قدم آگے آگے بڑھاتا رہا

کہ ''ایم ٹی اے'' دنیا کو کرکے عطا
فضا کو معطر بناتا رہا

اسے مغفرت اپنی کر دے عطا
ہے خادم کی اپنے خدا سے دعا

یونس احمد خادمؔ

تحریک جدید کے قیام کی غرض

حضرت مصلح موعود نے مطالبات تحریک جدید پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے۔ ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔'' (مطالبات ص 173)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تاریخ افغانستان کا ایک باب — امراء افغانستان کے انگریز حکومت سے تعلقات

امیر حبیب اللہ خان نے پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی بجائے انگریزوں کا ساتھ دیا

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط سوم آخر)

انگریزوں کا جواب

بہر حال انگریزوں نے بھی اس خیر سگالی کا جواب گرمجوشی سے دیا اور لوئیس ڈین (Louis Dane) نومبر 1904ء میں برطانوی حکومت کا نمائندہ بن کر افغانستان پہنچ گیا۔ اس وقت امیر حبیب اللہ انگریزوں سے تعاون کے اس قدر مشتاق تھے کہ انہوں نے پیشکش کی کہ افغانستان کی زمین سے افغانستان کی حکومت کے تعاون سے برطانیہ کو روسی سلطنت کے جنوب پر حملہ کر دینا چاہئے۔ چونکہ برطانوی وفد جوش کی بجائے ہوش سے زیادہ کام لے رہا تھا۔ اس لئے یہ تجویز قبول نہیں کی گئی۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ فراخدلانہ پیشکش حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت سے صرف ایک سال بعد کی گئی تھی۔

(A History of Afghanistan Vol.II page 219)

انگریزوں سے عسکری تعاون

اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ امیر حبیب اللہ انگریزوں سے جنگ کرنے کے کتنے شائق تھے۔ وہ تو ان سے عسکری تعاون کے لئے کوشاں تھے۔ اس وقت انگریز افسران سے جو لے دے ہوتی رہی اس کی تفصیلات بڑی حد تک محفوظ ہیں۔ سرحدی قبائل یا ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق یا آزادی کا سوال تو امیر حبیب اللہ نے کبھی اٹھایا ہی نہیں تھا۔

لارڈ کرزن کی واپسی

انگریزوں سے معاہدہ تو ہو گیا لیکن ابھی لارڈ کرزن گورنر جنرل تھے۔ ان میں اور امیر حبیب اللہ میں سرد مہری بدستور برقرار تھی۔ لیکن امیر حبیب اللہ کی خوش قسمتی تھی کہ کرزن کو منظر سے ہٹانے کے لئے ایک انتظامی جنگ چل رہی تھی۔ لارڈ کرزن اور ہندوستان کی انگریز افواج کے کمانڈر انچیف لارڈ کچنر (Kitchner) کے درمیان چپقلش بہت بڑھ چکی تھی۔ حضرت مسیح موعود کو جب فری میسوں کے متعلق الہام ہوا تو اس کے نو ماہ بعد ہی ہندوستان میں ایک نئے کمانڈر انچیف کا تقرر ہوا۔ یہ کمانڈر انچیف لارڈ کچنر تھے۔ جو تین چار سال قبل سوڈان میں مہدی سوڈانی کی تحریک کو کچل کر ایک نمایاں مقام حاصل کر چکے تھے۔ فوج کے اعلیٰ افسر ہونے کے علاوہ لارڈ کچنر نہ صرف فری میسن تنظیم کے رکن تھے۔ بلکہ اس تنظیم کے اعلیٰ عہدیدار بھی تھے۔ لارڈ کچنر کے نزدیک لارڈ کرزن کے ساتھ اختلافات میں سب کچھ جائز تھا۔ لارڈ کرزن کی ٹانگ کھینچنے کے لئے برطانیہ کے اخبارات کو خفیہ معلومات مہیا کرا کے شائع کرائی گئیں تا کہ کرزن کو بدنام کیا جا سکے۔ بااثر شخصیات سے خفیہ رابطے کئے گئے۔ استعفیٰ کی دھمکیاں دے کر سیاسی طور پر ہلی ہوئی حکومت کو خوفزدہ کیا گیا۔ ہندوستان کے ہندو لارڈ کرزن کے سخت مخالف تھے کیونکہ انہوں نے تقسیم بنگال کے مسئلے پر مسلمانوں کی طرفداری کی تھی۔ اور کرزن کی کوششوں سے مسلمانوں کی اکثریت کا ایک صوبہ قائم ہوا تھا۔

فری میسنز کی طاقت

ساری رسہ کشی کا نتیجہ یہ نکلا کہ 1905ء میں کرزن کو ہندوستان سے رخصت ہونا پڑا۔ ایک فری میسن کمانڈر انچیف سے اختلافات کی وجہ سے کرزن کو ہندوستان کی حکومت چھوڑنی پڑی اور کیا یہ بھی اتفاق تھا کہ ان کی جگہ لارڈ منٹو ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے اور لارڈ منٹو بھی فری میسن تنظیم کے رکن تھے۔ میکموہن (Macmohan) ہندوستان کے سیکرٹری خارجہ تھے۔ وہ بھی فری میسن تھے۔ لیکن ان سب سے اوپر ایک اور اہم شخص بھی فری میسن تھا۔

حضرت مسیح موعود کے مذکورہ الہام سے چند ماہ قبل یعنی جنوری 1901ء میں ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ہوا تھا اور ان کے ولی عہد ایڈورڈ ہفتم تخت نشین ہوئے۔ ایڈورڈ ہفتم نہ صرف فری میسن تھے بلکہ ان کے سرکردہ ترین افراد میں سے تھے۔ اس الہام کے کچھ عرصہ بعد صورت حال یہ تھی کہ انگلستان کا بادشاہ فری میسن، ہندوستان کا گورنر جنرل فری میسن، ہندوستان کی افواج کا کمانڈر انچیف فری میسن، سیکرٹری خارجہ فری میسن اور یہ سب فری میسن مل کر ایک اور فری میسن کے دورۂ ہندوستان کی راہ ہموار کر رہے تھے اور یہ نوزائیدہ فری میسن امیر حبیب اللہ تھے۔ چنانچہ نئے گورنر جنرل منٹو نے جلد ہی امیر حبیب اللہ کو دورۂ ہندوستان کی دعوت دی۔ اور یہ تسلی بھی دی کہ اس دورے کا مقصد طے شدہ معاہدے پر بات چیت کرنا نہیں ہو گا۔ امیر حبیب اللہ نے یہ دعوت بخوشی قبول کر لی۔

فری میسن کیا ہے؟

یہاں یہ سوال لازماً آتا ہے کہ فری میسن (Freemason) کیا تنظیم ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ یہ وہ تنظیم ہے جس کے اکثر مقاصد اور سرگرمیاں خفیہ رکھی جاتی ہیں۔ بلکہ اس کے ممبران باوجود بھائی چارے کے دعووں کے بہت سے درجات میں منقسم ہیں۔ ایک درجے کے ممبران کو بالا درجات کے ممبران کی سرگرمیوں کی کوئی خبر نہیں۔ اس کی پراسرار اور خفیہ نوعیت کی سرگرمیوں کی وجہ سے اس پر بہت سی سازشوں کے الزامات آتے رہے ہیں۔ خاص طور پر عالم اسلام کے خلاف سازشیں کرنے کا الزام بھی بہت سے حلقوں کی طرف سے ان پر لگایا گیا ہے۔ اسی وجہ سے سن 60ء کی دہائی میں پاکستان میں اس تنظیم پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان الزامات میں سچ اور جھوٹ کتنا تھا۔ بہر حال فری میسن خود ان الزامات کی ہمیشہ تردید کرتے رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ صرف بھائی چارے اور انسانی ہمدردی کی تنظیم ہے۔ لیکن بالا درجات میں اس کی سرگرمیاں اور تقریبات اتنا خفیہ رنگ کیوں اختیار کر لیتی ہیں اس کی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی جاتی۔ فری میسن تنظیم کے آغاز کی تاریخ بھی ماضی کے دھندلکوں میں گم ہو چکی ہے۔ بعض کے مطابق اس کا آغاز حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں ہوا۔ جن معماروں نے یروشلم کے مقدس معبد کی تعمیر کی تھی وہ اس کے اوّل اراکین تھے۔ لیکن اس کے متعلق حتمی شواہد نہیں ملتے۔ مگر اس بات کے ثبوت ضرور ملتے ہیں کہ آج سے تقریباً تین سو سال قبل انگلستان میں اس کی چند شاخیں تھیں۔ پھر رفتہ رفتہ انگلستان، سکاٹ لینڈ، اور آئر لینڈ میں اس کی شاخیں بڑھتی گئیں۔ 1737ء میں برطانوی شاہی خاندان کے پہلے رکن فری میسن بنے۔ یہ شہنشاہ جارج دوئم کے بیٹے شہزادہ فریڈرک لوئیس (Frederick Louis) تھے۔ وقت کے ساتھ با اثر افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد نے اس تنظیم کا رخ کرنا شروع کیا۔ شاہی خاندان کے افراد، بادشاہ، جرنیل، سیاستدان سبھی اس کے ممبر بننے لگے۔ اس تنظیم کے مراکز جو Lodges کہلاتی ہیں جگہ جگہ بننے لگیں۔

ہندوستان میں فری میسن

یہ بات دلچسپ ہے کہ ہندوستان بہت شروع سے فری میسوں کی توجہ کا مرکز بن گیا تھا۔ چنانچہ بیرونی دنیا میں سب سے پہلے سپین میں میڈرڈ اور ہندوستان میں کلکتہ کے مقام پر فری میسن لاجز (Lodges) کا قیام عمل میں آیا۔ ہندوستان میں اس تنظیم کی آمد ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ اور ابتداء میں اکثر فری میسن لاجز فوجیوں کی تھیں جو رجمنٹوں کی نقل مکانی کے ساتھ ہی جگہ بدلتی رہتی تھیں۔ ہندوستان میں پہلی لاج (Lodge) کلکتہ کے مقام پر کیپٹن رالف فارویٹر (Ralph Farwiter) نے قائم کی۔ ہندوستان میں آغاز سے ہی اس تنظیم میں فوجی افسران بہت نمایاں تھے۔ اس تنظیم پر برطانیہ کے رؤسا اور ان کے شاہی خاندان کا تسلط بہت زیادہ تھا۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ وہ اس تنظیم کو اپنے مقاصد کے خلاف استعمال کرتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ اس تنظیم کو اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہوگا۔ ہندوستان میں انگریزوں کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے اس تنظیم نے کیا کردار ادا کیا یہ ایک علیحدہ بحث ہے جس کے بہت سے شواہد ہمیشہ کے لئے گم ہو چکے ہیں۔ لیکن دو مثالیں دلچسپی کا باعث ہوں گی۔ جب 1756ء میں نواب سراج الدولہ نے بنگال میں عنان اقتدار سنبھالا اور انگریزوں سے ان کے اختلافات شروع ہوئے تو اس وقت کلکتہ کے انگریز گورنر راجر ڈریک (Roger Drake) نہ صرف فری میسن تھے بلکہ صوبائی گرینڈ ماسٹر (Grand Master) کی حیثیت سے وہ بنگال میں اس تنظیم کی قیادت کر رہے تھے۔

جن برسوں میں جنوبی ہندوستان میں حیدر علی اور سلطان ٹیپو شہید کی وجہ سے انگریزوں کو خطرہ تھا، اس وقت بھی اس علاقے میں فری میسن سرگرم نظر آتے ہیں، چنانچہ میسور کے قریب مدراس میں جو انگریزوں کے قبضے میں تھا۔ 1752ء میں ہی فری میسن لاج قائم کر دی گئی تھی۔ اس وقت کوئی ہندوستانی فری میسن کا رکن نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن اس وقت استثنائی طور پر اس علاقے کی ریاست کرناٹک کے مسلمان ولی عہد کو جو بعد میں نواب بھی بنے فری میسن بنایا گیا۔ اس شہزادے نے انگلستان کی گرینڈ لاج کو جو خط بھجوایا وہ اس اہتمام سے بھجوایا گیا تھا کہ اسے سونے کے کام والے کپڑے میں لپیٹا گیا تھا۔ اس میں اس ولی عہد نے لکھا تھا کہ English Mason کا خطاب پانا میری زندگی کے اہم ترین اعزازوں میں سے ہے۔

اس طرح آپ کی قوم اور میرے درمیان ایک انسانی دوستی قائم ہو جائے گی۔ یہ خط 29 ستمبر 1778ء کو بھجوایا گیا تھا اور اب تک انگلستان کی گرینڈ لاج میں محفوظ ہے۔لیکن نواب بننے کے بعد یا اس کے آس پاس کسی وقت کرناٹک کے یہ ولی عہد اس تنظیم سے دور ہٹتے گئے اس کی اصل وجہ کیا تھی یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ بات دلچسپ ہے کہ جب ٹیپو سلطان کو شہید کر کے انگریزوں نے سرنگا پٹم پر قبضہ کیا تو بعض خطوط ملے جن سے واضح ہوتا تھا کہ اس وقت سلطان ٹیپو شہید اور ان میں خط و کتابت چل رہی تھی۔

فری میسن تنظیم کی ترقی

17ویں صدی کے آخر میں اس تنظیم نے تیزی سے ترقی کے مراحل طے کرنے شروع کئے اس وقت ملکہ وکٹوریہ کے ولی عہد شہزادہ البرٹ ایڈورڈ اس تنظیم کے سربراہ بن گئے۔ 1870ء میں انہوں نے یہ عہدہ سنبھالا اور وہ بہت سرگرم سربراہ تھے۔فری میسوں کے متعلق حضرت مسیح موعود کے الہام سے چند ماہ قبل جنوری 1901ء میں شہزادہ البرٹ ایڈورڈ، ایڈورڈ ہفتم کے نام سے تخت نشین ہوئے۔ایک عرصہ بعد ایک فری میسن برطانیہ کے تخت پر بیٹھ رہا تھا۔ پہلے بھی برطانیہ اور دوسرے ممالک کے بادشاہ فری میسن رہ چکے تھے۔ لیکن اب صورت حال مختلف تھی۔ بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے تنظیم کی سربراہی سے استعفیٰ دیا اور انہیں تنظیم کے سرپرست (Protector of the Craft) کا درجہ دیا گیا اور ان کے بھائی Duke of Connaught تنظیم کے سربراہ بن گئے۔

نومبر 1901ء کی ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''میں دیکھتا ہوں کہ ان فری میسوں میں محض ایک رعب کا سلسلہ ان کے اسرار کے اظہار سے روکتا ہے اور کچھ نہیں''۔(ملفوظات جلد 2 ص 4)

ایک اور دلچسپ بات یہ کہ 17 نومبر 1901ء کو ایک یورپین سیاح ڈی، ڈی، ڈکسن بغیر اطلاع کے حضرت مسیح موعود کی مجلس میں آ گئے۔حضرت مسیح موعود نے دیگر سوالات کے علاوہ یہ بھی دریافت فرمایا تھا کہ کیا آپ فری میسن ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ''میں ان میں یقین نہیں رکھتا'' (ملفوظات جلد 1 ص 581)

امیر حبیب اللہ کا دورۂ ہندوستان

امیر حبیب اللہ کے دورۂ ہندوستان کی طرف واپس آتے ہوئے یہ ذکر ضروری ہے کہ جب 2 جنوری 1902ء کو وہ لنڈی خانہ کے مقام پر ہندوستان کی سرحد پر پہنچے تو ان کے استقبال کے لئے میک موہن (Macmohan) کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ وہی میک موہن تھے جو کئی برس پہلے ڈیورنڈ کمیشن کے ممبر کی حیثیت سے کابل میں امیر حبیب اللہ کے گھر مہمان رہ چکے تھے۔ وہ ہندوستان کی حکومت کے اعلیٰ عہدیدار ہونے کے علاوہ فری میسن تنظیم کے سرکردہ عہدیدار بھی تھے۔ ان کو سرکاری طور پر یہ فرائض سونپے گئے تھے۔ کہ وہ سارے دورے میں امیر کے ہمراہ رہیں۔سرحد پر امیر کو 31 توپوں کی سلامی دی گئی اور شاہ ایڈورڈ ہفتم کی استقبالیہ تار امیر کو پیش کی گئی۔ آگرہ میں گورنر جنرل منٹو نے امیر کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ دیا اور انہیں تاج برطانیہ کی طرف سے Grand Cross of the Order of Bath کا تمغہ بھی دیا گیا۔

یاد رہے کہ اس سے قبل یہ تمغہ ان کے والد کو بھی دیا جا چکا تھا۔ امیر نے اپنی جوابی تقریر میں اس بات پر بہت مسرت کا اظہار کیا کہ وہ اپنے دوست کے گھر آئے ہیں اور انہیں اپنے اور اپنے ملک کے لئے ایک اچھا دوست مل گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے کہ لارڈ منٹو فری میسن تھے۔ اس دورے میں لارڈ کچنر نے بھی ان کے لئے دعوت کا اہتمام کیا۔ لارڈ کچنر نہ صرف فری میسن تھے بلکہ پنجاب کی لاج کے انچارج بھی تھے۔

(A History of Afghanistan Vol.II Page 226)

امیر کی فری میسن کا رکن بننے کی درخواست

امیر اس دورے کے دوران دہلی گئے، کلکتہ گئے، کانپور، گوالیار، لاہور، کراچی اور بمبئی کی بھی سیر کی، ایک بادشاہ جب کسی اور ملک کا دورہ کرے تو بااثر افراد سے تعلقات بنانا، مذاکرات کرنا اور مراعات حاصل کرنا تو ایک معمول کی بات ہے لیکن امیر حبیب اللہ تو ایک اور مقصد کے لئے بے چین ہو رہے تھے، وہ بار بار فری میسن تنظیم کا رکن بننے کی خواہش کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ بہرحال ایک غیر معمولی بات تھی کیونکہ افغانستان میں تو اس وقت اس تنظیم کی کوئی لاج بھی نہیں تھی۔ جہاں واپس جا کر امیر حبیب اللہ اس تنظیم کی تقریبات میں شریک ہوتے۔ اور ایک بادشاہ جب کسی ملک کا دورہ کرتا ہے تو کسی تنظیم کا رکن بننے کے لئے درخواستیں نہیں کرتا پھرتا۔ اور یہ ان کا پہلا بیرون ملک سرکاری دورہ تھا۔ اس میں چھوٹتے ہی فری میسن بننے کی فکر پڑ جانا واقعی ایک معنی خیز بات ہے۔ فری میسن اب تک ان کے رکن بننے کی داستان بہت ذوق و شوق سے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً فری میسن جریدے The Delware Freemason کے Spring 2002 کے شمارے میں یہ روئیداد شائع ہوئی تھی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

فری میسن سے وابستگی کی کہانی

1906ء میں افغانستان برطانوی زیر اثر علاقہ تھا۔ اس وقت افغانستان کے امیر حبیب اللہ خان تھے۔ انہوں نے برطانوی حکومت کی دعوت پر جنوری 1907ء میں ہندوستان کا دورہ کیا۔ اپنی آمد کے کچھ دیر بعد ہی انہوں نے اپنے دورے کے انچارج برطانوی کمشنر کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ وہ فری میسن بننا چاہتے ہیں۔ ان کے پس منظر اور منصب کے پیش نظر پہلے تو انکی خواہش کو نظر انداز کیا گیا۔ لیکن ان کے اصرار کے بعد ان کی درخواست پر سنجیدگی سے غور شروع ہوا۔ اس وقت ہندوستان برطانوی سلطنت کا حصہ تھا اور پنجاب میں انگلستان کی متحدہ گرینڈ لاج کے ڈسٹرکٹ گرینڈ ماسٹر، لارڈ ہربرٹ کچنر تھے جو کہ ہندوستان کی افواج کے کمانڈر انچیف بھی تھے۔ جب ان کو امیر کی اس دلچسپی کے بارے میں آگاہ کیا گیا تو انہوں نے متحدہ گرینڈ لاج کے گرینڈ ماسٹر Duke of Connaught سے اجازت کے لئے درخواست کی چونکہ وقت کم تھا اس لئے گرینڈ ماسٹر نے بخوشی اس بات کی اجازت دے دی کہ استثنائی طور پر انہیں تنظیم میں ترقی کے تین درجات عطا کر دیئے جائیں امیر کا نام کلکتہ (ہندوستان) کی لاج کن کورڈیا نمبر 3102 کی رکنیت کے لئے تجویز کیا گیا۔ یہ ایک چھوٹی مگر اہم لاج تھی۔ بہت سے برطانوی سول اور فوجی افسران اس کے رکن تھے۔ ان کو رکنیت کے مدارج اسی شام نہایت رازداری سے دیئے گئے۔ چونکہ انگریزی امیر کی مادری زبان نہیں تھی اس لئے برادری کے ایک رکن نے رسومات کا ترجمہ فارسی میں کیا۔ اظہار تشکر کے طور پر امیر نے لاج کو ایک چاندی کا پیالہ تحفے میں دیا۔ وہ قرآن جس پر انہوں نے وابستگی کا حلف اٹھایا تھا لندن میں متحدہ گرینڈ لاج کی لائبریری میں موجود ہے۔

اس واقعہ کو راز میں رکھا گیا تھا لیکن یہ راز فاش ہو گیا۔ اہل افغانستان کو اس کا علم ہو گیا۔ اگرچہ انتہا پسندوں نے اس کی مذمت کی لیکن امیر نے اس کا دفاع کیا اور اقرار کیا کہ اس کا رکن بننے سے ان کے ملک کو فائدہ ہوگا۔ مورخین کا خیال ہے کہ اس کے بعد افغانستان اور برطانیہ کے درمیان پر امن تعلقات قائم رہنا ان کے فری میسن ہونے کی وجہ سے تھا۔

(The Delware Freemason Spring 2002)

امیر کو فری میسن بنانے کا مقصد

لیکن پھر بھی کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ چونکہ مخالفانہ ذہنیت سے امیر حبیب اللہ کی ہر حرکت کا جائزہ لیا جا رہا ہے اس لئے اس کے فری میسن بننے کو خواہ مخواہ کی اہمیت دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ دنیا میں ہزاروں لوگ فری میسن بنتے ہیں اور یہ کسی سازش کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ لیکن اس معاملے میں ایک ایسے شخص کی رائے ضرور اہمیت رکھے گی۔ جو خود انگریز تھا، انگریز فوج میں لفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر فائز رہا۔ اور ایک عرصہ افغان سرحد پر بھی فرائض سرانجام دیئے۔ اس طرح اندرون خانہ کن سازشوں کی کھچڑی پکتی تھی ان سے بخوبی واقف تھا۔ یہ لفٹیننٹ جنرل میکمنن (Mc Munan) تھے وہ اپنی کتاب Romance of Indian Frontier) میں لکھتے ہیں۔

''نئے امیر 1906ء میں ہندوستان آئے اور بہت خوش ہوئے۔ اس وقت سر ہنری میکموہن (Macmahon) نے پنجاب میں فری میسوں کے گرینڈ ماسٹر لارڈ کچنر کے اکسانے پر اور ان کی مدد سے تہرا استثناء کرتے ہوئے امیر کو ایک رات میں ماسٹر میسن کے اعلیٰ اور معزز درجے پر فائز کروا دیا۔ کٹر فری میسن ایک دوسرے کی طرف سوالیہ انداز سے دیکھنے لگے۔ لیکن جب ایک کمانڈر انچیف سرحدی صوبے کا گرینڈ ماسٹر بھی ہو اور ہندوستان کی حکومت کا سیکرٹری خارجہ فری میسوں کی دنیا میں لارڈ ہائی (Lord High) کہلاتا ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون ان پر تیوریاں چڑھا رہا ہے۔ جیسا کہ بعد کے حالات نے دکھایا ان دو فری میسوں نے اپنے گمان سے بھی بہتر کام کر دکھلایا تھا۔ انہوں نے اس سے بھی بہتر چیز تعمیر کی تھی۔ جو (حضرت) سلیمانؑ نے کوہ تبور پر تعمیر کی تھی''

(The Romance of the Indian Frontier by Lt.Gen. Macmunan Page 254)

اس حوالے کے مندرجات واضح ہیں لیکن مصنف کی اصل تحریر میں جو تیکھے طنز پائے جاتے ہیں، ترجمہ بہرحال ان کی مکمل عکاسی نہیں کر سکتا۔ یہ واضح ہے کہ امیر حبیب اللہ کا فری میسن بنایا جانا ایک چال تھی اور اس کا مقصد سلطنت برطانیہ کو فائدہ پہنچانا تھا۔ یہ فائدہ کیا تھا اس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

فری میسن بننے کی خبریں

امیر حبیب اللہ مشیروں اور خدمتگاروں کے بڑے قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ان کے ہم سفر دیکھ رہے تھے کہ امیر حبیب اللہ انگریزوں کی مجلس میں بہت خوش بلکہ ان سے بہت متاثر نظر آتے ہیں، ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کا جھکاؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ اب وہ برملا مغربی معاشرے کی تعریف کرتے تھے۔ یہ قافلہ اس پر نالاں تو تھا ہی کہ اس خبر نے کہ امیر خفیہ طور پر فری میسن بن گئے ہیں۔ جلتی پر تیل کا کام کیا۔ جب یہ خبریں افغانستان پہنچیں تو خاص طور پر علماء ان کے خلاف بھڑک اٹھے۔

19 مارچ 1907ء کو جب حضرت مسیح موعود کی مجلس میں یہ ذکر آیا کہ افغان امیر حبیب اللہ سے اس کے فری میسن ہونے کی وجہ سے ناراض ہیں تو آپ نے فرمایا:

''اس ناراضگی میں وہ حق پر ہیں کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے۔ اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 187)

برطانوی حکومت کا مددگار

بہرحال اب امیر حبیب اللہ کے وطن واپس جانے کا وقت آ رہا تھا۔ وہ اپنے میزبان میکموہن کے

ہمراہ واپس درۂ خیبر پہنچے۔ سرحد پر خیبر رائفلز کی طرف سے دعوت ہوئی۔ رخصت ہوتے ہوئے جب افغانستان کی حدود شروع ہونے والی تھیں تو امیر حبیب اللہ میکموہن سے گلے ملے۔ شدت جذبات ملاحظہ ہو کہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور لکھنے والوں کے قلم نے محفوظ کیا کہ اس وقت امیر حبیب اللہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ان کی داڑھی پر بہنے لگے۔ چند برس پہلے جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جیسا معصوم گرفتار کر کے امیر حبیب اللہ کے سامنے لایا گیا تھا تو انہوں نے بڑی رعونت سے کہا تھا کہ ان کو دور لے جاؤ مجھے ان سے بو آتی ہے۔ لیکن فری میسن میکموہن سے گلے لگ کر تو امیر کو کسی سازش کی بو نہیں آئی۔ انہوں نے نہ صرف امیر حبیب اللہ کو برطانوی حکومت کا آلہ کار بنایا تھا بلکہ بعد میں پہلی جنگ عظیم کے دوران ترکی اور عرب ممالک میں بسنے والے مسلمانوں میں اختلافات پیدا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔

سلطنت عثمانیہ اور جرمنی کی مدد سے اجتناب

لیکن ابھی ایک آزمائش آنی تھی جس نے ہمیشہ کے لئے قلعی کھول دینی تھی کہ امیر حبیب اللہ انگریزوں سے جہاد کا کتنا جذبہ رکھتے تھے۔ پوری دنیا میں پہلی جنگ عظیم کے شعلے بھڑک اٹھے۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت ترکی کی سلطنت عثمانیہ نے جرمنی کی حمایت میں اور برطانوی سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے سلطان ترکی نے باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا۔ افغانستان کے مسلمانوں میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ سلطنت برطانیہ اور ان کے اتحادی مشکل دور سے گزر رہے تھے۔ عوام بالعموم اور علماء بالخصوص گمان کرتے تھے کہ چند ہی دنوں میں امیر حبیب اللہ سلطان ترکی کی حمایت میں جہاد کا اعلان کر دیں گے۔

اگر افغانستان ترکی کی حمایت کرتا تو ہندوستان کی مغربی سرحد غیر محفوظ ہو جاتی اور انگریزوں کو بہت سی فوج وہاں پر متعین کرنی پڑتی۔ چنانچہ جرمنی اور ترکی کے وفود امیر کو راضی کرنے کے لئے کابل پہنچ گئے۔ امیر حبیب اللہ انگریزوں کے مخالفین کے دباؤ میں تھے۔ وہ ایک طرف تو ترکی اور جرمنی کے سفارتکاروں سے ٹال مٹول کرتے رہے اور دوسری طرف انگریز حکومت کو پوری طرح باخبر رکھتے رہے اور ان سے ہدایات لیتے رہے۔ بالآخر انہوں نے انگریزوں سے دوستی کو نبھایا اور ترک اور جرمن وفود کابل سے ناکام واپس چلے گئے۔

شہنشاہ جارج کو سلام

اس مرحلے پر لیفٹیننٹ جنرل میکمن (Macmunan) کا تبصرہ دلچسپ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جب ترکی کے سلطان نے اعلان جنگ کیا اور جہاد کا اعلان کیا تو ہر مسجد اور ہر مینار سے آواز بلند ہونے لگی کہ دین خطرے میں ہے۔ سرحد پر بھی لاوا ابل رہا تھا۔ مگر حبیب اللہ جو (فری میسن) برطانوی تنظیم کے ماسٹر میسن (Master Mason) تھے اپنے فرائض جانتے تھے اور دوستی اور امن کے عہد کا پاس بھی کر رہے تھے۔ وہ چپ ہی بیٹھے رہے۔ ڈھول پٹتے رہے۔ یا اللہ کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ حبیب اللہ نے اپنے ملک میں برطانوی نمائندے کو جو مسلمان تھے بلایا اور شہنشاہ جارج کو سلام بھجوایا اور یہ پیغام دیا کہ یہ نہ دیکھو کہ میں کہتا کیا ہوں۔ میرے پاس کچھ مویشی ہیں جنہیں میں ہنکا رہا ہوں۔ تم یہ دیکھتے جاؤ کہ میں کرتا کیا ہوں"۔

(The Romance of Indian Frontier by Lt. Gen. Macmunan page 250)

اس سے بڑا ثبوت کیا ہو گا کہ امیر حبیب اللہ انگریزوں سے ملے ہوئے تھے۔ پھر یہ جنرل صاحب صاف لکھتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ کی دی ہوئی یقین دہانیوں کے باعث ہی انگریز اس قابل ہوئے تھے کہ ہندوستان سے بہت بڑی فوج نکال کر میدان جنگ میں بھجوا سکیں۔ واضح رہے کہ اس فوج نے انگریزوں کی فتح میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ پھر وہ تحریر کرتے ہیں کہ امیر نے انگریزوں کو اشارہ دیا کہ اگر وہ سرحد پر اپنی فوجی سرگرمیاں کم رکھیں تو امیر کے ہی الفاظ میں وہ اپنے جنگلی شیطانوں کو آسانی سے قابو کر سکیں گے۔ پھر لیفٹیننٹ جنرل میکمن لکھتے ہیں کہ جب قبائلی علاقے میں محسودی قبیلے کی جنگی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا تو انگریزوں نے امیر کو لکھا کہ اب انہیں دبانا پڑے گا۔ امیر حبیب اللہ نے اپنے جواب کے آغاز میں ہی اس قبیلے کو جو انگریزوں کے خلاف سر اٹھا رہا تھا ایک گندی گالی سے پکارا۔ (اس گالی کو یہاں دہرانا مناسب نہیں) پھر لکھا کہ میں متفق ہوں کہ اب آپ کو ان پر حملہ کرنا چاہئے لیکن میری خاطر ان پر بہت ظالم جرنیل نہ بھجوانا۔

خالد شبیر صاحب اپنی کتاب "تاریخ محاسبہ قادیانیت" میں جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے سنگسار کئے جانے کا ذکر کرتے ہیں تو لکھتے ہیں:

"صاحبزادہ عبداللطیف قادیانی کے رجم کے بارے میں جو بات سب سے زیادہ قابل احترام ہے وہ امیر حبیب اللہ کا ذاتی طور پر اس معاملہ میں دلچسپی لینا ہے۔ حتیٰ کہ سنگساری کے وقت بھی خود ان کا جائے واردات پر موجود ہونا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر حبیب اللہ کس قدر اسلامی جذبہ سے سرشار تھے اور وہ مرزائیت کے ان عزائم سے پوری طرح واقف تھے"

(تاریخ محاسبہ قادیانیت صفحہ 394-395)

پھر وہ صفحہ 399 پر تحریر کرتے ہیں کہ مولوی عبداللطیف کو سزائے موت اسی لئے دی گئی کیونکہ ان کے پرامن عقائد کی وجہ سے "افغان حکومت کو خدشہ ہو گیا تھا کہ اس طرح ان کا جذبہ حریت کمزور ہو سکتا ہے"۔

باقی صفحہ

تبصرہ کتب

ڈاکٹر عبدالسلام اس دور کا نیوٹن

نام کتاب: ڈاکٹر عبدالسلام اس دور کا نیوٹن
مؤلف: محمد زکریا ورک کینیڈا
ناشر: عبدالسلام سائنس اکیڈمی کنگسٹن کینیڈا
تاریخ اشاعت: اپریل 2003ء
تعداد صفحات: 411
ملنے کا پتہ: ناشر، احمدیہ بک ڈپو کینیڈا، منصور بک شاپ نیویارک۔

نوبل انعام یافتہ، عالمگیر شہرت کے حامل اور عصر حاضر کے نیوٹن پروفیسر ڈاکٹر ابو احمد محمد عبدالسلام (1926-1996) ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ سائنس کے میدان میں عظیم ہستی ہونے کے ساتھ ساتھ خدائے واحد و یگانہ کی ذات پر کامل یقین اور قرآن کریم کے ساتھ عشق و محبت بھی آپ کی ذات کا حصہ تھی۔ آپ کے بارہ میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہے گا اور دنیا آپ کی شخصیت اور آپ کے سائنسی نظریات سے فیض حاصل کرتی رہے گی۔

زیر تبصرہ کتاب جناب محمد زکریا ورک نے تالیف کی ہے اور کنگسٹن کینیڈا سے شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی شخصیت اور سائنسی نظریات و خدمات کے بارہ میں گزشتہ کئی دہائیوں سے قلم اٹھایا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے 273 سائنسی مقالہ جات لکھے جو دنیا کے اعلیٰ سائنسی جرنلز میں شائع ہوئے۔ آپ نے مذہبی دنیا اور تیسری دنیا کو سائنس کے میدان میں بیدار کرنے کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں جو کہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ دنیا کی 30 سے زائد یونیورسٹیوں نے آپ کو اعزازی ڈگریاں دیں۔ بیس کے قریب اعلیٰ ترین ملکی و قومی اعزازوں سے نوازا گیا۔ بیس کے قریب دنیا کی مشہور ترین سوسائٹیوں کی فیلوشپ حاصل تھی۔

زیر تبصرہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے کتاب کا پہلا حصہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں ان کے جاننے والوں، شاگردوں، اعزاء اور مداحوں کے دلی تاثرات شامل ہیں۔ ان میں پروفیسر شیلڈن گلاشو احمد سلام بن ڈاکٹر عبدالسلام، ڈاکٹر عزیزہ رحمٰن بنت ڈاکٹر عبدالسلام، سر فریڈ ہائل، سید قاسم محمود، پروفیسر ایس ایم انصاری، زاہدہ حنا، ایم۔ ایم۔ احمد، ڈاکٹر انیس عالم، اور ڈاکٹر سعادت انور کے تاثرات بھی علاوہ دوسرے احباب کے شامل ہیں۔

کتاب کا دوسرا حصہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تحقیقی مضامین کے علاوہ چند اہم دلچسپ اور علمی افادیت کے مضامین کے چناؤ پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی ایک پنجابی تقریر بھی اس میں شامل ہے جو آپ نے گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں 1981ء میں کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے بعض انگریزی مضامین بھی کتاب میں شامل اشاعت ہیں اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صاحب کی زندگی کی تصویری جھلکیاں بھی کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

کتاب کا تیسرا حصہ ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں کہی گئی منظومات پر مشتمل ہے۔ شعراء میں سید جعفر طاہر، راغب مراد آبادی، آل احمد سرور، ڈاکٹر شیر افضل جعفری اور ڈاکٹر پرویز پروازی کے کلام بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں کہی گئی منظومات میں سے چند اشعار یہ ہیں:۔

ڈاکٹر عبدالسلام اے ساجد رب الانام
اے فرید عصر حاضر لائق صد احترام
رشک اک دنیا کو ہے تیرے علو فکر پر
تیری خوشبو سے معطر ہو گیا عالم تمام
اے گل گلزار پاکستاں، متاع اہل حق
تیری خوشبو سے معطر ہو گیا عالم تمام

——— راغب مراد آبادی

سلام تجھ پہ ترے ذوق آگہی کے طفیل
دیار شرق کا دیدہ وری میں نام ہوا
وہ کم طلب جو گریزاں تھا بزم عرفاں سے
تری کشش سے بالآخر شریک جام ہوا
عمیق بحر کی موجوں سے کرکے سرگوشی
فضا میں ہر نئے سورج سے ہم کلام ہوا

——— آل احمد سرور

رہ طلب کا مسافر تھا اور یگانہ تھا
گدائے عشق پہ انداز خسروانہ تھا
وہ شخص بو علی سینا تھا اس زمانہ کا
وہ شخص دانش و حکمت کا اک خزانہ تھا
سلا دیا جسے مٹی میں ہم نے پچھلے پہر
وہ ایک شخص نہ تھا پورا اک زمانہ تھا

——— ڈاکٹر پرویز پروازی

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شخصیت معمور الاوقات تھی۔ آپ رات جلد سونے اور صبح جلد اٹھنے کے اصول پر کاربند تھے۔ جہاں وقت ملتا سوچ میں رہتے اور نوٹس لے لیتے خواہ قریب اخبار ہو رومال ہو یا پھر ہاتھ پر نوٹ کر لیتے ایک دفعہ ملکہ الزبتھ کی دعوت سے واپسی پر آپ نے اپنا نیپ کن مانگ لیا جس پر کھانے کے دوران کچھ نوٹ کیا تھا۔ علی الصبح نوافل اور پھر نماز کی ادائیگی اور پھر ریسرچ میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کی بیٹی عزیزہ رحمٰن کتاب کے صفحہ 304 پر لکھتی ہیں کہ

"ابا جان کو تین باتوں سے عشق تھا: ایک تو قرآن مجید دوسرا ان کے والدین اور تیسرا دلہن عزیزہ" ڈاکٹر صاحب کی شخصیت اور خدمات کے بارے میں یہ کتاب ازدیاد علم کا موجب ہوگی۔

(ایم ایم طاہر)

بقیہ صفحہ 5

یہاں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب امیر حبیب اللہ خود انگریزوں سے ہر طرح کا تعاون کر رہے تھے تو پھر انگریزوں نے کسی اور جاسوس کا کرنا کیا تھا؟ تاریخ کے اوراق میں تو ان کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔ رہا یہ سوال کہ انگریزوں کی خاطر کس نے جان قربان کی تو بہتر یہ ہے کہ انگریزوں سے ہی پوچھ لیں۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو امیر حبیب اللہ کے حکم پر کابل میں قتل کیا گیا تو اس وقت ایک انگریز انجینئر فرینک مارٹن (Frank Martin) وہاں موجود تھا۔ اس نے اپنی کتاب Under the absolute Amir of Afghanistan میں اس سانحے کی تفصیلات لکھی ہیں اور صفحہ 202 پر یہ سوال بھی اٹھایا ہے۔

کہ آخر کیا وجہ تھی کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جیسے عالم اور بااثر آدمی نے مرنا قبول کر لیا مگر احمدیت سے بے وفائی نہیں کی۔ وہ تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ قادیان میں اپنے قیام کے دوران صاحبزادہ صاحب نے کچھ ایسے خوارق مشاہدہ کئے تھے کہ ان کا ایمان پختہ ہو گیا تھا۔ اور اب وہ مرنا تو قبول کر سکتے تھے۔ لیکن پیچھے ہٹنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

امیر حبیب اللہ کا قتل

امیر حبیب اللہ کو 1919ء میں قتل کر دیا گیا جنرل میکمن اپنی کتاب The Romance of Indian Frontier کے صفحہ 259 پر اس قتل کی وجوہات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ نے علماء اور افغان اکثریت کی خواہشات کے برعکس انگریزوں کا ساتھ دیا تھا اور ترکی کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کی پاداش میں انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے اور آخرکار ایک رات وہ قاتل کی گولی کا نشانہ بن گئے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35817 میں ثوبیہ علوی بنت محمود احمد علوی قوم علوی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 26 گرام مالیتی 240 ملی گرام -/16197 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثوبیہ علوی بنت محمود احمد علوی بشیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار ولد سردار محمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد علوی والد موصیہ

مسل نمبر 35818 میں شہناز شفیق زوجہ شفیق احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/52000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شہناز شفیق زوجہ شفیق احمد بھٹی دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ناصر وصیت نمبر 22900 گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر 35819 میں خدیجہ جمیل بنت محمد جمیل قوم کھوکھر پیشہ ٹیچنگ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی مذیورات مالیتی -/12500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4834 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ خدیجہ جمیل بنت محمد جمیل دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 35820 میں طاہر احمد محمود ولد محمد شریف کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ دوکانداری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالفتوح غربی ربوہ مالیتی -/450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد محمود ولد محمد شریف کھوکھر دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد وصیت نمبر 26155 گواہ شد نمبر 2 ملک غلام یٰسین وصیت نمبر 25583

مسل نمبر 35821 میں اطہر احمد طارق ولد طاہر احمد محمود قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اطہر احمد طارق ولد طاہر احمد محمود دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد محمود والد موصی گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد وصیت نمبر 26155

مسل نمبر 35822 میں طیبہ صدیقہ بنت مشتاق احمد قوم دیوجٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طیبہ صدیقہ بنت مشتاق احمد دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک غلام یٰسین وصیت نمبر 25583

مسل نمبر 35823 میں مدثرہ فوزیہ بنت مشتاق احمد قوم دیوجٹ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مدثرہ فوزیہ بنت مشتاق احمد دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک غلام یٰسین وصیت نمبر 25583

مسل نمبر 35824 میں طاہرہ منیر زوجہ منیر عباس قوم قاضی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/24000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/30000 روپے۔ بینک میں جمع رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (500+600) روپے ماہوار بصورت منافع +

جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ منیر زوجہ منیر عباس دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد زاہد وصیت نمبر 33425 گواہ شد نمبر 2 ملک غلام یسین وصیت نمبر 25583

مسل نمبر 35825 میں بلقیس اختر زوجہ مظہر اقبال قوم جٹ پیشہ ٹیچنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/12000 روپے۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلے مالیتی -/100000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بلقیس اختر زوجہ مظہر اقبال دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مظہر اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد وصیت نمبر 26155

مسل نمبر 35826 میں احمد خالد ولد صالح محمد قوم لوکا پیشہ معلم اصلاح وارشاد عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2900 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوا آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد خالد ولد صالح محمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر 30250 گواہ شد نمبر 2 احسان محمد ولد غلام محمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 35827 میں امۃ الصبور بنت رانا شہباز احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الصبور بنت رانا شہباز احمد دارالیمن وسطی حمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا عرفان سعید ولد مرزا سعید احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 احسان اللہ تنویر ولد بشارت احمد کوثر دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 35828 میں ناصرہ بی بی بیوہ چوہدری فضل الحق قوم جٹ سدھو پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی رقبہ 4 کنال واقع چک نمبر 102/6-R ضلع بہاولنگر مالیتی -/52000 روپے۔ طلائی زیور وزن ایک تولہ مالیتی -/7000 روپے۔ حق مہر -/400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ برائے بچگان مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ناصرہ بی بی بیوہ چوہدری فضل الحق [illegible] گواہ شد نمبر 1 [illegible] ولد [illegible] بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 آفتاب یوسف ولد محمد یوسف بیوت الحمد ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ منڈی بہاؤالدین شہر لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب مرحوم مورخہ 25 دسمبر 2003ء کو بعمر 63 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک، متقی، ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ مورخہ 26 دسمبر 2003ء کو بعد نماز جمعہ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے شیخوپورہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بیت المبارک میں بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم حافظ عبدالکریم صاحب استاد مدرسۃ الحفظ نے دعا کروائی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم شریف احمد صاحب دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید مال نصیر آباد ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم راشد احمد صاحب دہڑھوی کا نکاح مورخہ 17 جنوری 2004ء کو مکرم محمد عثمان صاحب مربی سلسلہ ضلع نواب شاہ نے مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بسراء، دوڑ ضلع نواب شاہ کے ہمراہ پڑھا۔ رخصتی 18 جنوری کو ہوئی۔ مورخہ 21 جنوری 2004ء کو دعوت ولیمہ محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان میں ہوئی۔ اس موقع پر دعا محترم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت والا بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

محترمہ امۃ الحی صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ

محترمہ امۃ الحی صاحبہ وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب سکنہ دارالرحمت وسطی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 18/19 دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ حصہ ہم سب وارثان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امۃ الحی صاحبہ (بیٹی)

(2) محترمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ (بیٹی)

(3) محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

(4) مکرم احمد نور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع اٹک لکھتے ہیں۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب نائب امیر ضلع اٹک ابن حضرت ملک نور خان صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی فارعہ حسین (عمر ڈیڑھ سال) کے دل کے سوراخ کا آپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے اور بچی تیزی سے صحتیاب ہو رہی ہے۔ احباب سے بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم بعارضہ قلب و خرابی جگر شدید بیمار ہیں۔ شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف بائیو کیمسٹری اینڈ بائیو ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بائیو انفارمیٹکس میں ایک سال ڈپلومہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 21 فروری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 29 جنوری 2004ء۔

یونیورسٹی آف ایرڈ ایگریکلچر راولپنڈی نے پی ایچ ڈی ایگریکلچر، پی ایچ ڈی بائیو کیمسٹری، پی ایچ ڈی باٹنی، پی ایچ ڈی زوولوجی اور ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم یکم مارچ 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 29 جنوری 2004ء۔ (نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر کیا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے (مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	11۔فروری	زوال آفتاب	12:23
بدھ	11۔فروری	غروب آفتاب	5:53
جمعرات	12-فروری	طلوع فجر	5:29
جمعرات	12-فروری	طلوع آفتاب	6:52

ایٹمی پھیلاؤ روک دیا صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایٹمی پھیلاؤ کا عمل روک دیا ہے۔ آئندہ اس طرح کی سرگرمیوں کا دوبارہ آغاز نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر قدیر عظیم انسان ہیں۔ ایٹمی پھیلاؤ میں ان کے ملوث ہونے کا سخت افسوس ہوا۔ ان کی حرکت ملک کیلئے نقصان دہ ہو سکتی تھی۔ افغانستان میں طالبان اور القاعدہ سے نمٹنے کیلئے مزید امریکی فوجی تعینات کرنے کی حمایت کرینگے۔ پاکستان میں امریکی فوج کو آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں۔

ڈاکٹر قدیر کی معافی پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا ہے کہ ڈاکٹر قدیر کو غیر مشروط معافی نہیں دی گئی۔ ابھی تحقیقات جاری ہیں ان سے مزید پوچھ گچھ ہو سکتی ہے۔ شمالی کوریا کو ہم نے ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل نہیں کی۔

کئی ملک ایٹمی پھیلاؤ میں ملوث ہیں بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے کہا ہے کہ کئی ملک ایٹمی پھیلاؤ میں ملوث ہیں صرف پاکستان کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے۔ دنیا میں ایٹمی ٹیکنالوجی کی بلیک مارکیٹ پھل پھول رہی ہے عالمی برادری یہ مارکیٹ بند کرائے۔ ایٹمی ہتھیار دہشت گردوں کے ہاتھ لگنے کے سنگین خطرات ہیں۔

لیبیا کے ایٹمی پروگرام میں مدد دینے والی کمپنیاں ایٹمی ٹیکنالوجی کے بین الاقوامی ادارے نے چین سے کہا ہے کہ وہ لیبیا کے ایٹمی پروگرام کیلئے مدد فراہم کرنے والی اپنی کمپنیوں کی تحقیقات کرے۔ چین کی بعض کمپنیوں پر سنٹری فیوج تیار کرنے کا شبہ ہے جو یورینیم کی افزودگی میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر قدیر کی جانب سے لیبیا کو دی جانے والی ایٹمی ٹیکنالوجی اتنی جدید نہیں تھی جتنی پاکستان میں ہے۔

برفباری اور بارش ملک کے بالائی علاقوں میں برفباری اور دوسرے مقامات میں وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ سردی بھی لوٹ آئی ہے۔ دریاؤں میں پانی چڑھ گیا ہے۔ ربوہ اور اس کے گردونواح میں بھی وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی۔ اور مطلع ابر آلود رہا۔

بقیہ صفحہ 1

خواتین میں تمام جماعتی اداروں کی کارکنات، ناظران، وکلاء، افسران صیغہ جات اور بیرون ملک مقیم مربیان کی بیگمات، تمام محلہ جات سے نمائندہ خواتین، بیوگان، غریب خواتین اور بعض دیگر مستورات شامل تھیں۔

مردوں کے حصہ میں احاطہ لجنہ کی جنوبی طرف 35 کے قریب کرسیاں اور میزیں سجا کر سٹیج بنایا گیا تھا جس پر تمام شعبوں کی نمائندگی کرنے والے احباب اور بزرگان تشریف فرما تھے۔

تمام انتظامات مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی زیر نگرانی کئے گئے۔ ان کے ساتھ انصار اور خدام میں سے ایک مستعد ٹیم نے خدمات سرانجام دیں۔ دعوت کے آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس عشائیہ میں آقا کی طرف سے مہمان نوازی اور اس کے غلاموں کی محبت وعقیدت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ دنیا میں ایسی بہت کم تقاریب ہوں گی کہ تقریب کا میزبان بہت دور بیٹھا ہے اور اس کے غلام ربوہ میں اس کی مہمانی کا لطف اٹھا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آقا و غلام کا یہ محبتوں کا رشتہ ہمیشہ قائم رکھے اور دید کے ترسوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ آمین

جنگ افیون

برطانوی تاجر جب برصغیر میں داخل ہوئے تو انہوں نے صرف غیر منقسم ہندوستان پر اکتفا نہ کیا بلکہ اپنی تجارت کے فروغ کی غرض سے گردونواح کے علاقوں میں بھی منڈیاں تلاش کرنا شروع کیں۔ کثیر آبادی والی ایک منڈی ان کے سامنے چین کی صورت میں موجود تھی۔ چنانچہ ان کی تجارت کا سلسلہ چین میں شروع ہوا، مگر اس تجارت کی آڑ میں برطانیہ نے چینی باشندوں کو افیون کے نشے کی لت میں مبتلا کر دیا، جس سے چینی قوم معاشی اور معاشرتی بدحالی کا شکار ہو گئی۔ اس پر چینی حکومت نے افیون کے برطانوی تاجروں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی اور اپنے مروجہ قانون کے مطابق انہیں سزائیں دینے کا اعلان کیا، جو عظیم برطانیہ کو کسی صورت گوارا نہ تھا۔ اس وقت کی عالمی بحری طاقت نے اپنے ''باعزت'' تاجروں کی بازیابی کے نام پر چین کے خلاف اعلان جنگ کر دیا، جس میں برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی۔ 29 اگست 1842ء کو معاہدہ نانکنگ ہوا، جس کے تحت چین کو نہ صرف بھاری تاوان جنگ ادا کرنا پڑا بلکہ اپنے کئی علاقوں سے ہاتھ بھی دھونا پڑا، جن میں ہانگ کانگ بھی شامل تھا۔ اس معاہدے نے تنازعات کو ختم کرنے کی بجائے نئے تنازعات کی راہیں فراہم کیں۔

اب کشیدگی صرف تجارتی نوعیت کی نہ تھی، بلکہ علاقے کے حصول کی بھی تھی، چنانچہ 1860ء میں فریقین کے مابین دوسری جنگ افیون لڑی گئی اور نتیجہ پہلے جیسا رہا اور جنگ کے بعد پیکنگ کنونشن کے نتیجے میں کولون کا جزیرہ نما اور دیگر چینی جزائر بھی برطانیہ کو مل گئے۔ 1898ء میں برطانیہ نے چین کے ساتھ 99 سالہ معاہدہ کیا، جس کے تحت تمام مقبوضات پر برطانیہ کو مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا۔ اس معاہدے کی میعاد 30 جون 1997ء کو ختم ہوئی، لہٰذا ہانگ کانگ چین کو دوبارہ واپس مل گیا۔

☆ گندگی کے ڈھیر ہمیں باہر نظر نہ آئیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اکسیر اولاد نرینہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810682

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

سی پی ایل نمبر 29

ضرورت مووی کیمرہ آپریٹر
شادی و دیگر تقریبات پر مووی بنانے والے ایکسپرٹ کی ضرورت ہے جو روزگار کے متلاشی ہیں درج ذیل ایڈریس یا ٹیلی فون پر رابطہ کریں
عزیز احمد عباسی دارالعلوم غربی شاء ربوہ فون نمبر: 215025

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔
نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
فون دکان: 211584

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات
Estd.1960
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448
E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com